خطبه جمعه

بعنوان

شرک فی الرسالت

سلسلة منبر الحكمة
220

بتاریخ: 15اکتوبر 2020
بمطابق: ۲۸ صفر ۱٤٤۲ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

①......مقامِ رسالت کا عقیدہ

②...... مقامِ رسالت کے تقاضے

③......مقامِ رسول ﷺ میں غلو سے اجتناب کا حکم

④......مقامِ نبوت ورسالت میں شرک کی صورتیں

⑤...... تقلید کے اثرات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الاعراف:157]

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [الاعراف:3]

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [التوبة:31]

تمهيد

جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات میں غیر اللہ کو حصہ دار بنانا توحید میں شرک ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے مقامِ رسالت اور فرامین کے مقابلے میں کسی امام ، مجتہد یا امتی کو حصہ دار بنانا اور نبوت کے کاموں میں شریک جاننا یا اُس کی حیثیت کو واجب الاطاعت تصور کرنا رسالت میں شرک ہے۔

واجب الاتباع ذات صرف اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ رسول اللہ کی غیر مشروط اطاعت سب پر فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو وحی رسالت کے لیے منتخب کیا اور جوامع الکلم صرف آپ ہی کو عطا کیے گئے، جس میں انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل ہے۔لہٰذا یہ کسی طرح جائز نہیں کہ انسانوں میں کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مقام رسالت میں شریک کیا جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقامِ رسالت کا عقیدہ

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت ایمان کا لازمی جز اور کلمہ طیبہ کا دوسرا تقاضہ ہے۔ محبت رسول کی سب سے بڑی دلیل اور علامت آپ کی سنت وسیرت کی اتباع ہے، یعنی جس چیز کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اُسے بجالانا اور جس سے آپ نے منع کیا اُس سے مکمل طور پر رک جانا ہی مقام رسالت کو تسلیم اور قبول کرنا ہے۔

①...... رسول اللہ ﷺ کی ذات، بات اور سیرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت، دلیل اور برہان ہوتی ہے، نیز آپ کا ہر فرمان من جانب اللہ ہے۔

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ [النساء:165]

''ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے، تاکہ لوگوں کے پاس رسولوں کے بعد اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہ جائے اور اللہ ہمیشہ سے سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

②......رسول اللہ ﷺ کا مقام اتنا بلند ہے کہ دینی امور میں آپ اپنی مرضی سے بولتے بھی نہیں بلکہ وحی الٰہی کا انتظار کرتے ہیں۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ [النجم:3، 4]

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے، وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔''

③......ہمارا ایمان ہے کہ ضابطہ حیات کے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت مکمل اسوہ حسنہ ہے، جس میں کسی طرح بھی حک واضافہ کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ [الاحزاب:21]

''بلاشبہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے، اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔''

④...... رسول اللہ ﷺ کی حیثیت اور مقام کو اللہ کریم نے اتنا بلند کر دیا ہے کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مقام سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام اور امت محمدیہ میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الشرح:4]

''اور ہم نے آپ کا ذکر (تذکرہ) بلند کر دیا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑤...... بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اہل اسلام کے مذہبی، سیاسی،فکری اور ملکی وملی ہر قسم کے اختلافات ختم ہو کر رہ جائیں گے اگر ہم من حیث الامت رسول اللہ ﷺ کی سنت، حدیث اور سیرت کو وہ مقام دیں جو اللہ کریم نے عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُوْلُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [الحشر:7]

''اور رسول تمہیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دے تو رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ بحیثیت مقتدیٰ ومطاع:

ایمان بالرسالت کا مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو دل جان سے تسلیم کیا جائے اور آپ کی اطاعت واتباع کی جائے، کیونکہ ایمان اور اطاعت لازم وملزوم ہیں جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

نبی کریم ﷺ کا مقام ومرتبہ اور آپ کی حیثیت مبہم نہیں۔اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ آپ ہمارے پیارے نبی ہونے کے ناتے مقتدیٰ وپیشوا ہیں، جیسے اللہ کی اطاعت فرض ہے ویسے ہی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی فرض ہے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ [النساء:64]

''اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرماں برداری کی جائے۔''

⑥......قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾ [النساء:80]

''جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بیشک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر کوئی نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

☆......قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے قول کو اپنی بات قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾ [الفرقان:30]

''اور رسول کہے گا اے میرے رب! بیشک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑا ہوا بنا رکھا تھا۔''

⑦......رسول اللہ ﷺ معصوم ہیں اور عام انسانی لغزشوں سے مبرا ہیں۔ ہمہ وقت اللہ کی نگرانی اور حفاظت میں ہیں۔ یہ مقام رفیع انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ انسانوں میں کسی کو حاصل نہیں۔خاتم الانبیاء کے معصوم ہونے کا عقیدہ تمام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسلمانوں کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ﴾ [النساء:113]

"اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً ان کے ایک گروہ نے ارادہ کر لیا تھا کہ تجھے گمراہ کر دیں، حالانکہ وہ اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کر رہے اور تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا رہے۔"

مقامِ رسالت کے تقاضے

①......حدیث، سنت اور سیرت رسول اللہ ﷺ کی اہمیت وفضیلت کو تسلیم کرنا اور اس بات پر ایمان رکھنا کہ اس کی تعمیل دراصل حکم الٰہی پر عمل ہے۔

②...... نبی اکرم ﷺ کے فیصلے اور طریقہ کے بعد کسی کو اس میں چون چراں کرنے کوئی گنجائش نہیں۔

③......صرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع واطاعت سے اللہ تعالیٰ کی محبت ومغفرت حاصل ہوتی ہے اور کسی کی اطاعت سے رضائے الٰہی کا حصول ممکن نہیں۔

④......ایسا شخص مؤمن نہیں ہوسکتا جو رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتا۔

⑤......جس نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے خلاف کوئی قدم اٹھایا وہ جہنمی ہے۔

⑥......تمام انبیاء ورسولوں کو حکم ہوا تھا اگر تمہارے عہد میں خاتم الانبیاء ﷺ تشریف لائیں تو ان کی اطاعت کرنا ہے۔

⑦......آپ سراج منیر ہیں، یعنی آپ کے فرامین کے ہوتے ہوئے کسی نبی، ولی یا امام کا چراغ روشن کرنا ایمان کے منافی اور صریح زیادتی ہے۔ آپ کے مقابلے میں کسی بڑے سے بڑے کی بھی کوئی حیثیت نہیں، کسی کا قانون وسکہ نہیں چلے گا۔

☆......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

"تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر میں محبوب نہ ہو جاؤں۔"

صحیح البخاری:15

امت کے زوال کا سبب:

مگر افسوس! ہم نے رسول اللہ ﷺ کو عملی طور پر وہ مقام دینے اور آپ کے ہر فرمان کو بلا حیل وحجت قبول کرنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرك فى الرسالت

سے انکار کیا، دوسری کئی ہستیوں اور شخصیات کو مقام رسالت کا حق دے دیا۔ یہی وہ سنگین جرم ہے کہ جس کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔

اگر حدیث ،سنت اور سیرت رسول ﷺ کو قرآن سے الگ کر دیا جائے تو اسلام نامکمل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زندگی کے ہر معاملہ اور مسئلہ میں حدیثِ رسول سے رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔لہٰذا قرآن مجید کی طرح سنت رسول ﷺ بھی حجت اور دلیل ہے، جس کا ماننا فرض اور قبول کرنا جز وِایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾

[الاعراف:3]

''اس کے پیچھے چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے مت چلو۔ بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔''

مقامِ رسالت ﷺ میں اہانت کا رویہ:

رسول اکرم ﷺ سے دلی محبت، سچی عقیدت اور جذباتی وابستگی ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ سچا محبّ آپ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی اور گستاخی تو دور کی بات وہ اس کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا۔

مگر افسوس! آج بعض مسلمان محبت رسول اللہ ﷺ کے نام پر مقامِ رسالت میں افراط وفریط کا شکار ہو گئے اور اپنی طرف سے بے شمار چیزوں کا ضافہ کر دیا ہے، جس کی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے قطعاً اجازت نہیں دی۔

☆......اس طرح کے لوگوں کا حوض کوثر پر کیا انجام ہوگا؟

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں حوض کوثر رپ تمہارا انتظار کروں گا، جو کوئی وہاں آئے گا وہ اس سے پانی پیے گا، جس نے اس حوض سے پانی لیا، وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس وہاں ایسے لوگ بھی آئیں گے جنھیں میں پہنچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہنچانتے ہون گے، پھر میرے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے۔ آپ فرمائیں گے: یہ لوگ میری امت سے ہیں۔ لیکن آپ کو کہا جائے گا:

((إِنَّكَ لاَ تَدْرِى مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ))

''آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے تمہارے بعد (دین) میں کیا تبدیلیاں کر دی تھیں۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمائیں گے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرك فی الرسالت

((سُحْقًا سُحْقًا ، لِمَنْ بَدَّلَ بِعْدِیْ))

''دوری ہو، دوری ہو، ان کے لیے جنھوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلیاں کر دیں۔''

صحیح البخاری:7050

مقامِ رسول ﷺ میں غلو سے اجتناب کا حکم

غلو کا مفہوم:

غلو کے معنی حد اعتدال سے تجاوز، افراط وتفریط اور کسی کے مقام ومرتبہ میں کمی وبیشی کرنے کے ہیں۔

المصباح ، ص: 172

رسول اللہ ﷺ کی شان میں غلو کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی قدر ومنزلت کو اس قدر بلند کر دینا کہ آپ ﷺ کو عبدیت و رسالت کے رُتبے سے بڑھا کر الٰہی خصائص و صفات کا حامل تصور کر لینا۔ مثلاً: آپ ﷺ سے مدد مانگنا، فریاد رسی کے لیے پکارنا)، پناہ طلب کرنا، نفع ونقصان کا مالک سمجھنا، حاضر وناظر، عالم الغیب سمجھنا اور آپ ﷺ کی قسم کھانا وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں رسالت میں غلو اور رسالت میں شرک کی شکلیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ﴾ [المائدۃ:77]

''کہہ دو اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق حد سے نہ بڑھو اور اس قوم کی خواہشات کے پیچھے مت چلو جو اس سے پہلے گمراہ ہو چکے اور انھوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا اور وہ خود سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔''

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''غلو کے معنی افراط وتفریط کے ہیں، جیسا کہ یہودیوں نے سیدنا عزیر علیہ السلام اور عیسائیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں افراط وتفریط سے کام لیا۔ یہودیوں نے ان کی شان اس قدر گھٹا دی کہ وہ انہیں ایک شریف انسان بھی نہیں سمجھتے تھے اور عیسائیوں نے ان کی شان اس قدر بڑھا دی کہ انہیں انسان کی بجائے اللہ تعالیٰ کا حصہ سمجھنا شروع کر دیا۔''

تفسیر القرطبی:6/ 77

☆ ...... آپ ﷺ نے اپنی مدح وتوصیف میں افراط وتفریط اختیار کرنے سے روکا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُطْرُونِی کَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَی ابْنَ مَرْیَمَ ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ ، فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَرَسُولُهُ))

''میری تعریف وتعظیم میں حد سے تجاوز نہ کرو، جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تعریف وتعظیم میں حد سے تجاوز کیا۔ میں تو اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا تم مجھے اس کا بندہ اور رسول ہی کہو۔''

صحيح البخاری: 3445

دین میں غلو، سابقہ قوموں کی ہلاکت کا سبب:

اہل کتاب نے سیدنا عزیر علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت اور مقام نبوت میں غلو سے کام لیا اور وہی ان کی ہلاکت وبربادی کا سبب بن گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ [التوبة:30]

''اور یہودیوں نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کا اپنے مونہوں کا کہنا ہے، وہ ان لوگوں کی بات کی مشابہت کر رہے ہیں جنھوں نے ان سے پہلے کفر کیا۔ اللہ انھیں مارے، کدھر بہکائے جا رہے ہیں۔''

☆ ...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ چند لوگوں کے پاس کچھ کتابیں ہیں جنھیں وہ بہت پسند کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جا کر اُن تمام کتابوں کو تلف کر دیا اور فرمایا:

((إِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ أَقْبَلُوا عَلَى كُتُبِ عُلَمَائِهِمْ، وَتَرَكُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ))

''بے شبہ تم سے پہلے اہل کتاب اسی لیے ہلاک ہو گئے کہ انھوں نے اپنے علماء کی کتابوں پر اکتفاء کر لیا اور اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیا۔''

[اسناده صحيح] سنن الدارمی، 419/1، ح: 485

☆ ......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ))

''تم دین میں غلو کرنے سے بچو، یقیناً تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے برباد ہو گئے ہیں۔''

[صحيح] سنن النسائی: 3057

انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں مقابلہ بازی جائز نہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرك فى الرسالت

☆......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی اور انصاری کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہو گیا کہ یہودی کہنے لگا: اُس اللہ کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری انسانیت پر فضیلت عطا کی ہے، جب کہ انصاری صحابی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو تمام انسانوں پر فضیلت بخش رکھی ہے۔ جب قضیہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا:

((لَا تُخَيِّرُونِیْ مِنْ بَيْنِ الأَنْبِيَاءِ))

''مجھے انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔''

صحیح البخاری:4638

☆......اسی بارے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ﴾ [البقرة:285]

''ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔''

☆......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ يَنْبَغِی لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّی))

''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ بولے: میں یونس بن متیٰ علیہ السلام بہتر ہوں۔''

صحیح البخاری:3395

مقامِ رسول میں غلو سے ممانعت کا واقعہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

((يَا مُحَمَّدُ يَا سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا، وَخَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا))

''اے محمد! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے، ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہترین کے بیٹے ہو۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

((يَـا أَيُّهَـا الـنَّاسُ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَاكُمْ، لا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، وَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِی فَوْقَ مَنْزِلَتِیْ الَّتِی أَنْزَلَنِی اللّٰهُ))

''اے لوگو! تقویٰ اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان دل موہ لے (ایک روایت میں ہے، اپنی درست بات پر پکے رہو، کہیں شیطان کے تابع نہ ہو جاؤ)۔ میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ مجھے میرے اس مقام سے بلند کردو، جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے۔''

[اسناده صحیح] مسند احمد: 12551۔ السلسلة الصحيحة:1097

اگر موسیٰ علیہ السلام بھی ہوتے تو خاتم الانبیاء کی اطاعت کرتے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ سیدنا عمر بن خطاب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تورات کا ایک نسخہ لے کر رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ خاموش رہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونے لگا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (غصہ سے) کہا: تمہیں عورتیں روئیں، کیا تم نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ نہیں رہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو عرض کیا: میں اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دینِ حق ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَالَّـذِی نَـفْـسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ ، لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ، وَ لَوْ كَانَ حَيّاً وَ اَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لاَ تَّبَعَنِیْ))

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اب اگر موسی تمہارے سامنے آجائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے اور اگر آج موسی زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پالیتے تو وہ بھی میری پیروی کرتے۔

سنن الدارمی، 403/1، ح: 449

مقام رسالت میں شرک کی صورتیں

جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے فرمان، سنت، حدیث اور فیصلے کے مقابلے میں جانتے بوجھتے ہوئے بھی کسی امام، مفتی اور مجتہد کے قول کو ترجیح دیتے اور اس پر اصرار کرتے ہیں گویا وہ مقام رسالت میں شریک ٹھہراتے ہیں اور یہی رسالت میں شرک ہے۔ جس کی مختلف صورتیں ہیں، چند مندرجہ ذیل نقل کی جاتی ہیں:

①......دینی پیشوا کے قول کو حدیث نبوی پر ترجیح دینا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [التوبة:31]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرک فی الرسالت

''انھوں نے اپنے عالموں اور اپنے درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا۔''

مولانا غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ''تبییان القرآن'' میں مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح فرمان کے ہوتے ہوئے کسی امام، مجتہد اور امتی کے قول کو ترجیح دینا گویا اُس کو رسول کا درجہ دینا ہے۔ اسی گمراہی کا قلع قمع کرنے کے لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا:

(اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ)

''جب میرے قول کے خلاف کوئی صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔''

الدر المختار وحاشیة ابن عابدین، مقدمة، 67/1

اللہ تعالیٰ متقدمین فقہاء اسلام پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ کتنے ہی مسائل میں انھوں نے ائمہ کرام کے اقوال اور فتاویٰ کی مخالفت کی اور وہی مسلک اختیار جو کتاب سنت کے زیادہ قریب تھا۔

افسوس!

ہمارے موجودہ حالات میں کسی شخص کے دینی پیشوا کے فتوی یا عمل کے خلاف کوئی آیت کریمہ یا حدیث بتائی جائے تو پھر بھی وہ اپنے پیشوا کے قول کے ساتھ چمٹا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا انھیں یہ حدیث یا آیت کا علم نہیں تھا اور تمھیں زیادہ علم ہو گیا ہے۔ والعیاذ باالله

تبیان القرآن از علامه غلام رسول سعیدی، 123/5

②...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ غلطی سے کوئی معصوم نہیں:

مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع کر رہے تھے تو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کا احرام باندھا اور فرمایا:

((مَا کُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ))

''میں کسی شخص کے قول کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔''

صحیح البخاری:1563

☆...... سیدنا سالم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شامی شخص نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا حج تمتع کرنا حلال ہے؟ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں جائز ہے۔ اُس نے کہا: تمہارے والد عمر رضی اللہ عنہ تو اس سے منع کرتے تھے! تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سخت لہجے میں دیتے ہوئے فرمایا:

((أَرَأَیْتَ إِنْ کَانَ أَبِیْ نَھَی عَنْھَا وَصَنَعَھَا رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ، أَأَمْرَ أَبِی نَتَّبِعُ؟ أَمْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرك فى الرسالت

''یہ بتاؤ کہ میرا باپ ایک کام سے منع کرتا ہو اور رسول اللہ ﷺ نے اُس کام کو کیا ہو، تو آیا میرے باپ کے حکم پر عمل کیا جائے گا یا رسول اللہ ﷺ کے حکم پر؟''

پھر اُس شخص نے کہا: بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کیا جائے۔ تو سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا ہے۔

[صحیح الاسناد] سنن الترمذی:824

☆ ......عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے ایک زندیق کو آگ میں جلوا دیا۔ یہ خبر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انھوں نے کہا: اگر میں ہوتا تو نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے:

((لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ))

''تم اللہ کے عذاب (آگ) سے انھیں سزا نہ دو۔''

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے لوگوں کو میں قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوْهُ))

''جو اپنا دین بدل ڈالے اُس کو قتل کر ڈالو۔''

صحیح البخاری:6922

جامع ترمذی کی روایت میں ہے کہ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا: ((صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ))

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ کہا ہے۔''

نتیجہ!

غور کیجئے! جب اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال خطا سے معصوم نہیں تو بعد کے ائمہ، فقہاء اور اہل علم کے اقوال خطا سے معصوم ہونے کی کیا ضمانت ہے؟ اس لیے کسی امام، مفتی، فقیہ، مجتہد اور عالم کے متعلق یہ عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے کہ اس کا قول خطا سے معصوم ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنا شرک فی الرسالت ہے۔

③......عقیدہ عصمت ائمہ کی حیثیت:

قرآن وحدیث اور اہل سنت کے متفقہ عقیدہ کے برخلاف شیعہ حضرات کا نظریہ ہے کہ بغیر وحی کے تمام امور میں ائمہ شیعہ انبیاء کے برابر ہیں۔ یعنی نبی کی مانند امام بھی لغزش، گناہ اور غلطی سے مبرا ہوتا ہے۔

یہ نظریہ قرآن وحدیث کے صریح دلائل کے خلاف ہے، اور اس نظریہ کے حامل لوگ غیر نبی کو امام الانبیاء ﷺ کا مقام اور رتبہ دیتے ہیں۔ جو صریح طور پر مقامِ رسالت میں دوسرے کو شریک کرنے کے مترادف ہے۔

نعوذ با لله من ذالك

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......ائمہ اربعہ نے تقلید سے سخت منع اور سنت کی پیروی کا حکم دیا:

مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے:

((كُلُّ أَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ ، وَيُتْرَكُ إِلَّا صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ ، ﷺ))

''ہر شخص کے قول کو قبول کیا جا سکتا اور چھوڑا بھی جا سکتا ہے مگر اس صاحبِ قبر کے علاوہ (رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے۔)''

مؤطا امام مالك:251/1

امام ابن ماجشون رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

(مَنْ اِبْتَدَعَ فِي الإِسْلَامِ بِدْعَةً يَرَاهَا حَسَنَةً فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّداً خَانَ الرِّسَالَةَ)

''جو شخص اسلام میں کسی بدعت کو گھڑے اور پھر اُسے خوبصورت قرار دے تو گویا اُس نے گمان کر لیا ہے کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت سے کام لیا ہے۔''

الاعتصام للامام الشاطبی:28/1

☆......امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوٹوک اعلان کیا ہے کہ جب کوئی صحیح حدیث آ جائے اور میرا موقف مخالف ہو تو میرے قول کو ترک کر دو اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کرو۔

(إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ)

''جب میرے قول کے خلاف کوئی صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔''

الدر المختار وحاشية ابن عابدين ، مقدمة ، 67/1

☆......امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقلید سے لوگوں کو منع کیا اور صرف سنت رسول کی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((إِذَا وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِيْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَوْا مَا قُلْتُهُ))

''جب تم میری کتاب میں سنت رسول کے مخالف کسی بات کو پاؤ تو تم سنت رسول کو پکڑ لو اور میرے قول کو چھوڑ دو۔''

اعلام الموقعين عن رب العالمين ، 203/2

☆......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تقلید کی سختی سے نفی کرتے ہوئے فرمایا:

((لَا تُقَلِّدْنِي وَلَا تُقَلِّدْ مَالِكًا وَلَا الثَّوْرِيَّ وَلَا الْأَوْزَاعِيَّ ، وَخُذْ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا))

''میری تقلید نہ کرنا، نہ ہی امام مالک، امام ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ تقلید کرنا، بلکہ تم وہاں سے دین لو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جہاں سے انھوں نے لیا (یعنی کتاب وسنت سے)۔"

اعلام الموقعین للامام ابن القیم ، 139/2

تقلید کے اثرات

جب انسان سنت سے دور ہوکر قول امام کوترجیح دیتا ہے، اتباع کی بجائے تقلید کو تھام لیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کے فرامین سے کنارکش ہوکر دیگر اقوال کو اپنے لیے قابل عمل اور راہِ نجات تصور کر لیتا ہے۔

تقلید کی سب سے بڑی قباحت یہی ہے کہ وہ سنت سے محروم کر دیتی ہے اور فرمان مصطفیٰ ﷺ کو اپنے امام کے قول کے سامنے تاویل کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

فقہی اقوال کے مقابلے میں حدیث مصطفیٰ ﷺ کی تاویل:

فقہ حنفی کی معروف کتاب 'اصول کرخی' میں قاعدہ نمبر 28 لکھا ہوا ہے۔

(اِنَّ كُلَّ اٰيَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهَا تُحْمَلُ عَلٰى النَّسْخِ اَوْعَلٰى التَّرْجِيْحِ وَالاَوْلٰى اَنْ تُحْمَلَ عَلٰى التَّاْوِيْلِ مِنْ وَجْهِ التَّوْفِيْقِ)

ہر وہ آیت جو ہمارے ائمہ احناف کے قول کے خلاف ہو اُسے منسوخ، ترجیح یا تاویل پر محمول کیا جائے گا۔

اصول الکرخی ، از امام عبید اللہ بن الحسین الکرخی ، ص:39 ، قاعدہ نمبر:28

کیا قول مجتہد قول رسول ہے؟

شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اور قول مجتہد بھی قول رسول ﷺ ہی شمار ہوتا ہے۔''

تقاریر شیخ الہند ، ص: 24

☆......تذکرہ الرشید میں مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ اپنی اصلاحی مجالس میں اس بات کا اعلان کیا:

''سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف میری اتباع پر۔''

تذکرۃ الرشید از مولانا رشید احمد کنکوھی ، 17/2

مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک مسئلہ میں شافعی موقف کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے:

(نَحْنُ مُقَلِّدُوْنَ يَجِبُ عَلَيْنَا تَقْلِيْدُ اِمَامِنَا اَبِىْ حَنِيْفَةَ رحمۃ اللہ علیہ)

''اور ہم مقلد ہیں ہم پر اپنے امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرک فی الرسالت

تقریر الترمذی ، ص: 34

جب رسول اللہ ﷺ کے صریح فرمان اور فیصلے کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی تقلید کو واجب قرار دیا جائے تو گمراہی لازم ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَت مَصِيْرًا﴾ [النساء:115]

''اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت خوب واضح ہو چکی اور مومنوں کے راستے کے سوا (کسی اور) کی پیروی کرے ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔''

اسی بارے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہا تھا:

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی

رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

خلاصه جمعه

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الاعراف:157]

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [الاعراف:3]

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [التوبة:31]

مقامِ رسالت کا عقیدہ

①...... رسول اللہ ﷺ کی ذات، بات اور سیرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت، دلیل اور برہان ہوتی ہے، نیز آپ کا ہر فرمان من جانب اللہ ہے۔

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ وَ كَانَ اللّٰهُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ [النساء:165]

②......رسول اللہ ﷺ کا مقام اتنا بلند ہے کہ دینی امور میں آپ اپنی مرضی سے بولتے بھی نہیں بلکہ وحی الٰہی کا انتظار کرتے ہیں۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ [النجم:3،4]

③......ہمارا ایمان ہے کہ ضابطہ حیات کے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت مکمل اسوہ حسنہ ہے، جس میں کسی طرح بھی حک واضافہ کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ [الاحزاب:21]

④...... رسول اللہ ﷺ کی حیثیت اور مقام کو اللہ کریم نے اتنا بلند کر دیا ہے کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مقام سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام اور امت محمدیہ میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الشرح:4]

⑤...... بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اہل اسلام کے مذہبی، سیاسی، فکری اور ملکی وملی ہر قسم کے اختلافات ختم ہو کر رہ جائیں گے اگر ہم من حیث الامت رسول اللہ ﷺ کی سنت، حدیث کو وہ مقام دیں جو اللہ کریم نے عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [الحشر:7]

نبی اکرم ﷺ بحیثیت مقتدیٰ ومطاع:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ [النساء:64]

⑥......قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾ [النساء:80]

☆......قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے قول کو اپنی بات قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾ [الفرقان:30]

⑦......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ﴾ [النساء:113]

مقامِ رسالت کے تقاضہ

☆......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

صحیح البخاری:15

امت کے زوال کا سبب:

اگر حدیث، سنت اور سیرت رسول ﷺ کو قرآن سے الگ کر دیا جائے تو اسلام نامکمل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زندگی کے ہر معاملہ اور مسئلہ میں حدیثِ رسول سے رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی طرح سنت رسول ﷺ بھی حجت اور دلیل ہے، جس کا ماننا فرض اور قبول کرنا جزوِ ایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾

[الاعراف:3]

مقامِ رسالت ﷺ میں اہانت کا رویہ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جو کوئی وہاں آئے گا وہ اس سے پانی پیے گا، جس نے اس حوض سے پانی لیا، وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس وہاں ایسے لوگ بھی آئیں گے جنھیں میں پہنچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہنچانتے ہوں گے، پھر میرے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے۔ آپ فرمائیں گے: یہ لوگ میری امت سے ہیں۔ لیکن آپ کو کہا جائے گا:

((إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ))

پھر آپ ﷺ نے فرمائیں گے:

((سُحْقًا سُحْقًا ، لِمَنْ بَدَّلَ بِعْدِيْ))

صحیح البخاری:7050

مقامِ رسول ﷺ میں غلو سے اجتناب کا حکم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرك فی الرسالت

غلو کا مفہوم:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ﴾ [المائدة:77]

☆ ...... آپ ﷺ نے اپنی مدح وتوصیف میں افراط وتفریط اختیار کرنے سے روکا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُطْرُونِی كَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))

صحيح البخاری: 3445

دین میں غلو، سابقہ قوموں کی ہلاکت کا سبب:

اہل کتاب نے سیدنا عزیر علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت اور مقام نبوت میں غلو سے کام لیا اور وہی ان کی ہلاکت وبربادی کا سبب بن گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ [التوبة:30]

☆ ...... سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ چند لوگوں کے پاس کچھ کتابیں ہیں جنھیں وہ بہت پسند کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جا کر اُن تمام کتابوں کو تلف کر دیا اور فرمایا:

((إِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ أَقْبَلُوا عَلَى كُتُبِ عُلَمَائِهِمْ، وَتَرَكُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ))

[اسناده صحيح] سنن الدارمی، 419/1، ح: 485

☆ ...... سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ))

[صحيح] سنن النسائی: 3057

انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں مقابلہ بازی جائز نہیں:

☆ ...... سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی اور انصاری کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہو گیا کہ یہودی کہنے لگا: اُس اللہ کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری انسانیت پر فضیلت عطا کی ہے، جب کہ انصاری صحابی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرك فی الرسالت

نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو تمام انسانوں پر فضیلت بخش رکھی ہے۔ جب قضیہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا:

((لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الأَنْبِيَاءِ))

صحیح البخاری:4638

☆……اسی بارے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ﴾ [البقرة:285]

☆……سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى))

صحیح البخاری:3395

مقامِ رسول میں غلو سے ممانعت کا واقعہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

((يَا مُحَمَّدُ يَا سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا، وَخَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا))

تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَاكُمْ، لَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، وَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِيْ الَّتِي أَنْزَلَنِي اللّٰهُ))

[اسنادہ صحیح] مسند احمد: 12551۔ السلسلة الصحيحة:1097

اگر موسیٰ علیہ السلام بھی ہوتے تو خاتم الانبیاء کی اطاعت کرتے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِيْ، لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ، وَلَوْ كَانَ حَيّاً وَ اَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لاَتَّبَعَنِيْ))

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اب اگر موسیٰ تمہارے سامنے آ جائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے اور اگر آج موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پا لیتے تو وہ بھی میری پیروی کرتے۔

سنن الدارمی، 403/1، ح: 449

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقام رسالت میں شرک کی صورتیں

①......دینی پیشوا کے قول کو حدیث نبوی پر ترجیح دینا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [التوبة:31]

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا:

(اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِىْ)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين، مقدمة، 67/1

②......نبی ﷺ کے علاوہ غلطی سے کوئی معصوم نہیں:

مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع کر رہے تھے تو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کا احرام باندھا اور فرمایا:

((مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ))

صحیح البخاری:1563

☆......سیدنا سالم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شامی شخص نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا حج تمتع کرنا حلال ہے؟ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں جائز ہے۔ اُس نے کہا: تمہارے والد عمر رضی اللہ عنہ تو اس سے منع کرتے تھے! تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سخت لہجے میں دیتے ہوئے فرمایا:

((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، أَأَمْرَ أَبِي نَتَّبِعُ؟ أَمْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟))

پھر اُس شخص نے کہا: بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کیا جائے۔ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا ہے۔

[صحيح الاسناد] سنن الترمذی:824

☆......عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک زندیق کو آگ میں جلوا دیا۔ یہ خبر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انھوں نے کہا: اگر میں ہوتا تو نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے:

((لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے لوگوں کو میں قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرك في الرسالت

((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوْهُ))

صحيح البخاري:6922

جامع ترمذی کی روایت میں ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ((صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ))

③......عقیدہ عصمت ائمہ کی حیثیت:

قرآن وحدیث اور اہل سنت کے متفقہ عقیدہ کے برخلاف شیعہ حضرات کا نظریہ ہے کہ بغیر وحی کے تمام امور میں ائمہ شیعہ انبیاء کے برابر ہیں۔یعنی نبی کی مانند امام بھی لغزش، گناہ اور غلطی سے مبرا ہوتا ہے۔

یہ نظریہ قرآن وحدیث کے صریح دلائل کے خلاف ہے، اور اس نظریہ کے حامل لوگ غیر نبی کو امام الانبیاء ﷺ کا مقام اور رتبہ دیتے ہیں۔جو صریح طور پر مقامِ رسالت میں دوسرے کو شریک کرنے کے مترادف ہے۔

نعوذ با لله من ذالك

④......ائمہ اربعہ نے تقلید سے سخت منع اور سنت کی پیروی کا حکم دیا:

مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے:

((كُلُّ أَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ، وَيُتْرَكُ إِلَّا صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ، ﷺ))

مؤطا امام مالك:251/1

امام ابن ماجشون رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

(مَنْ اِبْتَدَعَ فِي الإِسْلَامِ بِدْعَةً يَرَاهَا حَسَنَةً فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّداً خَانَ الرِّسَالَةَ)

الاعتصام للامام الشاطبي:28/1

☆......امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوٹوک اعلان کیا ہے کہ جب کوئی صحیح حدیث آجائے اور میرا موقف مخالف ہو تو میرے قول کو ترک کردو اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کرو۔

(إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ)

الدر المختار وحاشية ابن عادبدين، مقدمة، 67/1

☆......امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقلید سے لوگوں کو منع کیا اور صرف سنت رسول کی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((إِذَا وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِيْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَوْا مَا قُلْتُهُ))

اعلام الموقعين عن رب العالمين، 203/2

☆......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تقلید کی سختی سے نفی کرتے ہوئے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((لَا تُقَلِّدْنِی وَلَا تُقَلِّدْ مَالِكًا وَلَا الثَّوْرِیَّ وَلَا الْأَوْزَاعِیَّ ، وَخُذْ مِنْ حَیْثُ أَخَذُوا))

اعلام الموقعین للامام ابن القیم ، 139/2

تقلید کے اثرات

فقہی اقوال کے مقابلے میں حدیث مصطفیٰ ﷺ کی تاویل:

فقہ حنفی کی معروف کتاب 'اصول کرخی' میں قاعدہ نمبر 28 لکھا ہوا ہے۔

(اِنَّ كُلَّ اٰيَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهَا تُحْمَلُ عَلٰى النَّسْخِ اَوْعَلٰى التَّرْجِيْحِ وَالاَوْلٰى اَنْ تُحْمَلَ عَلٰى التَّاْوِيْلِ مِنْ وَجْهِ التَّوْفِيْقِ)

اصول الکرخی ، از امام عبید اللہ بن الحسین الکرخی ، ص:39 ، قاعدہ نمبر:28

کیا قول مجتہد قول رسول ہے؟

شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اور قول مجتہد بھی قول رسول ﷺ ہی شمار ہوتا ہے۔''

تقاریر شیخ الہند ، ص: 24

☆......تذکرہ الرشید میں مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ اپنی اصلاحی مجالس میں اس بات کا اعلان کیا:

''سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف میری اتباع پر۔''

تذکرۃ الرشید از مولانا رشید احمد کنکوھی ، 17/2

مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک مسئلہ میں شافعی موقف کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے:

(نَحْنُ مُقَلِّدُوْنَ يَجِبُ عَلَيْنَا تَقْلِيْدُ اِمَامِنَا اَبِىْ حَنِيْفَةَ رحمۃ اللہ علیہ)

تقریر الترمذی ، ص: 34

جب رسول اللہ ﷺ کے صریح فرمان اور فیصلے کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی تقلید کو واجب قرار دیا جائے تو گمراہی لازم ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَت مَصِيْرًا﴾ [النساء:115]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرک فی الرسالت

اسی بارے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہا تھا:

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03424449009
03014843312
03034125519

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211
03017138746

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com